

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# موزوں پر مسیح کا شرعی حکم

از

مولانا مفتی نذیر احمد قاسمی

مفتی دارالافتاء دارالعلوم رحیمہ بانڈی پورہ کشمیر

مکتبہ دارالعلوم رحیمہ بانڈی پورہ کشمیر

پن کوڈ: ۱۹۳۵۰۳۱ فون نمبر: ۲۲۵۲۷۱-۲۲۵۲۷۲

کوڈ: ۱۹۵۷





## موزوں پر مسح

اسلام نے اپنے احکام میں جو مختلف قسم کی سہولیات دی۔ اور انسان کے مختلف احوال میں جو رخصتیں اور رعایتیں دی ہیں۔ ان رعایتوں میں سے ایک رعایت یہ ہے کہ وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے موزوں پر مسح کرنا جائز قرار دیا۔ حدیث اور فقہ کی کتابوں میں اس سلسلے میں ایک مستقل باب آتا ہے، جس کو مسح علی الخفین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ خفین پر مسح کرنے سے پاؤں دھونے کا حکم ساقط ہو جاتا ہے اس لئے سردیوں کے موسم میں عام مسلمان اور خاص کر سخت سرد علاقوں کے مسلمان ہیں حکم کو اپنے لئے بڑی نعمت تصور کرتے ہیں۔ اور پاؤں دھونے کے بجائے صرف خفین پر مسح کرنے میں بڑی حد تک راحت محسوس کرتے ہیں۔ وہ نمازی جو فریضہ خداوندی یعنی نماز ادا کرنے کیلئے اٹھتا ہے وہ اگرچہ اپنے جذبہ اطاعت کے باعث سخت سردی میں پاؤں دھونے کو تیار رہتا ہے جیسا کہ وہ وضو کے دوسرے اعضاء پر پانی بہاتا ہے۔ لیکن شریعت اسلامیہ کی اجازت سے جب پاؤں دھونے کے بجائے صرف خفین پر مسح کرنے سے وہ مکمل با وضو قرار پاتا ہے تو اس وقت اس کا جذبہ احساس گواہی دیتا ہے کہ اگر اللہ نے یہ انعام و سہولت نہ دی ہوتی تو سردی کی کلفت برداشت کرنا مشکل تھا مگر وہ اس کیلئے بھی تیار تھا لیکن اب جب خود شریعت نے یہ رعایت دی تو وہ اس سے فیض یاب ہو رہا ہے۔

موزوں پر مسح کرنے کی شریعت نے جو اجازت دی ہے وہ مخصوص قسم کے موزے ہیں جن کو خفین کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام موزوں کیلئے یہ اجازت نہیں لیکن افسوس کچھ لوگ کم علمی کے باعث، کچھ سہولت پسندی کے باعث، کچھ محض رسالے پڑھ کر کچھ لوگ احادیث کا غلط اور نامناسب ترجمہ کر کے اس مسئلہ میں طرح طرح کی

گمراہی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور شریعت کی اس رعایت کی حدود کی پروا کئے بغیر ہر قسم کے موزوں پر مسح کرنے لگے ہیں حتیٰ کہ بعض لوگ چھلنی جیسے نایلاں کے موزوں پر بھی مسح کرنے سے نہیں چوکتے، اور کچھ اللہ کے بندے تو گرمی کے موسم میں بھی ایسے موزوں پر مسح کرنے کا اقدام کرنے لگے ہیں جو بالکل جالی کی طرح ہوتے ہیں اور ان سے پاؤں کا رنگ و روپ بھی جھلکنے لگتا ہے اس کا بھیا تک اور خطرناک نتیجہ یہ ہے کہ ایسے کبھی لوگوں کی نمازیں ادا نہیں ہوتیں اور وہ اپنے آپ کو جب با وضو سمجھتے ہوں گے اس وقت درحقیقت وہ بے وضو ہوتے ہیں پس اس صورتحال کے باعث بہت اختصار کے ساتھ آسان زبان میں اس مسئلے کی وضاحت کی جا رہی ہے لیکن پہلے مسح کے عام مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔

## مسح علی الخفین کی بنیاد

خفین یعنی چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا بہت سی احادیث سے ثابت ہے حتیٰ کہ بعض حضرات نے بیان کیا ہے کہ مسح علی الخفین کے سلسلے میں چالیس احادیث وارد ہوئی ہیں حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ ستر صحابہ نے مجھ سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خفین پر مسح کرتے تھے حفاظ حدیث نے تصریح کی ہے کہ مسح علی الخفین کی احادیث درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی یعنی یہ احادیث متواتر ہیں (حدیث متواتر اعلیٰ ترین حدیث ہوتی ہے جیسا کہ اصول حدیث سے واضح ہے)۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسح علی الخفین کی احادیث جمع کی گئیں تو وہ اسی (۸۰) صحابہ سے مروی پائی گئیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ میں نے ستر (۷۰) بدری کو خفین پر مسح کرتے ہوئے پایا۔

اسی وجہ سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ اہل السنۃ والجماعۃ



کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ مسح علی الخفین کو درست سمجھے گئی بات حضرت امام مالک نے بھی بیان فرمائی۔ حضرت ابوالحسن کرشی نے فرمایا کہ جو شخص مسح علی الخفین کو جائز اور مستنون نہ سمجھے مجھے ڈر ہے کہ وہ کافر نہ ہو جائے امت میں صرف اہل تشیع، رافضی مسح کے منکر ہیں۔ (جامع احسن الیٰ صفحہ ۸ جلد اول، معارف السنن شرح ترمذی صفحہ ۲۳۲)۔

## خفین کیا ہے؟

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خف کا مطلب موزہ ہے اور موزے پر مسح جائز ہے۔ لہذا وہ ہر قسم کے موزوں پر مسح کرنا درست ہوگا چاہے وہ موزے اونچی ہوں یا سوتلی، نائیلان کے ہوں یا فوم کے، باریک ہوں یا دبیر اور موٹے مگر بلاشبہ یہ بات غلط ہے اور قطعاً غلط ہے اتنا ہی نہیں بلکہ خطرناک حد تک غلط اس لئے کہ ایسی صورت میں بہت سے مسح کرنے والے اور حقیقت بے وضو ہی نماز ادا کر رہے ہیں حالانکہ وہ نمازیں ادا ہی نہیں ہوتی اور وہ اس خوش فہمی میں ہیں کہ شریعت کی دی ہوئی سہولت پر عمل ہو رہا ہے حالانکہ یہ الٹا خلاف شریعت ہو رہا ہے اور خلاف شریعت بھی شریعت کے نام سے ہو رہا۔ فلو اسفاد۔

خف کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ اس کا مصدق ہم اپنے فہم یا اپنے زمانے کی مصنوعات صرف اپنے ترتیب سے نہیں کر سکتے اور اگر ایسا کریں تو گمراہی کا پہلا قدم یہی ہوگا کہ شریعت کے الفاظ کی من مانی اور دل پر تشریح ہونے لگے اس کے علی الرغم ہم کو خف کا وہی مفہوم مراد لینا ہوگا جو خود عمل رسول ﷺ اور عمل صحابہ کرام، محدثین و فقہاء کی تشریحات سے ملے ہو چنانچہ خف کی حقیقت ملاحظہ ہو:

الخف هو السائر للكعبين      خف منحنی یا اس سے اوپر تک کے پاؤں  
فاكثر من الجلد (تعريفات الفقيه)      کو چھپانے والے چمڑے کو کہتے ہیں۔

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ نے بحر الرائق میں لکھا ہے:

الخف فی الشرع اسم  
للمتخذ من الجلد الساتر  
للکعبین فصاعداً۔  
خف شریعت میں اس چیز کے  
موزے کو کہتے ہیں جو ٹخنوں یا اوپر تک  
ڈھانک لے۔

علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی کی شرح معارف السنن میں لکھا ہے:

الخف فی الشرع اسم  
للمتخذ من الجدا ونحوه  
الساتر للکعبین فصاعداً  
متصلاً بالقدم من غیر ان  
یشف۔ (معارف السنن)  
شریعت میں خف اس چیز کو کہتے ہیں جو  
چمڑے یا چمڑے جیسی چیز سے بنایا جائے  
جو ٹخنوں تک یا پنڈلی تک ڈھانک لے اور  
پاؤں سے متصل ہو اور اس میں پانی نہ چھن  
سکے۔

ان تصریحات سے واضح ہے کہ خف کا ترجمہ صرف موزہ کرنا، اور پھر اس سے  
ہر قسم کا موزہ مراد لینا بلاشبہ غلط ہے، درحقیقت خف چمڑے کے موزے کو کہتے ہیں، اور  
شریعت نے جو سہولت اور مسح کی اجازت دی ہے وہ اسی خف پر ہے اسی لئے صحابہ کرام  
رضی اللہ عنہم اجمعین سے لے کر آج تک اس کو مسح علی الخفین کے عنوان سے ہی بیان کیا  
گیا نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ یا بعد کے کسی محدث یا فقیہ نے خف سے مراد  
ہر قسم کا موزہ نہیں لیا۔ اس لئے بھی خف کا ترجمہ عام موزہ کرنا غلط ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی رائے

حضرت امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جو بلاشبہ اپنے عہد میں  
حدیث کے امام تھے اسی نے غلط فہمی کو دور فرمایا۔ چنانچہ آپؒ نے فرمایا کہ خف کا ترجمہ  
موزہ کرنا غلط ہے۔ فیض الباری شرح البخاری میں ہے:



ولیس ترجمہ موزہ۔  
خفہ کا ترجمہ موزہ نہیں ہے۔

(فیض الباری ص ۳۰۲ جلد ۱)

غرض کہ خف کا ترجمہ موزہ کرنا اور ہر نوع کے موزے مراد لینا درست نہیں، اور نہ یہ درست ہے کہ شریعت کی دی ہوئی سہولت اپنے مورد سے متجاوز کی جائے۔ لہذا خف سے مراد صرف چمڑے کے موزے ہیں۔

### مسح کرنے کی مدت

جب کوئی شخص شریعت کے عطا کردہ اس انعام سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اس کا اصول اور مدت کا جاننا ضروری ہے۔ انسان جب وضو کرے اور پاؤں دھوئے تو اب وہ خفین پہن لے، اس کے بعد جس وقت اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اسی وقت سے مسح کی مدت شروع ہوگی مثلاً ایک شخص نے صبح نماز فجر کیلئے پورا وضو کیا پاؤں بھی دھو لئے اور اب خفین پہن لئے اس کے بعد مثلاً دس بجے اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اس دس بجے سے اس کی مدت مسح شروع ہوگئی۔ اب اگر یہ شخص مقیم ہے یعنی حالت سفر میں نہیں ہے تو اگلے دن دس بجے تک یہ مسح کرے لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوران خف پاؤں سے نہ نکالے اگر کبھی اس دوران پاؤں سے خف نکالے تو مسح کرنے کی سہولت ختم ہو جائے گی۔ اور اب اس کو پاؤں دھونے پڑیں گے اگر یہ شخص مقیم نہیں بلکہ مسافر ہے تو اس کو تین دن، تین رات تک مسح کرنے کی اجازت ہے لیکن شرط وہی ہے کہ خف نے نکالے دن میں نہ رات میں۔ حدیث میں ہے:-

قال علیؑ جعل رسول اللہ ﷺ  
ثلاثة ايام وليا ليمن للمسافر  
ويوم وليلة للمقيم.  
(مسلم التوفيق في مسح الخفين)  
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے  
کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کیلئے تین  
دن اور تین رات اور مقیم کیلئے ایک دن  
ایک رات مسح کی مدت مقرر فرمائی۔

اس بارے میں اور دوسرے مسائل و احادیث متعلقہ ابواب میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

### مسح کرنے کا طریقہ

خف پہننے کے بعد جب وضو ٹوٹ جائے تو مسح کی مدت اُسی وقت سے شروع ہوگی۔ اب جس وقت بھی وضو کیا جائے تو خف نکالے بغیر ہاتھ کی تین انگلیوں سے پاؤں کے پنجے کے اوپر اس طرح مسح کرے کہ پاؤں کی انگلیوں سے پنڈلی کی طرف لکیریں بنتی چلی جائیں اگر کوئی شخص صرف ایک انگلی سے بھی تین دفعہ پاؤں کے اوپر اس طرح مسح کرے کہ تین خط پنجے سے پنڈلی کی طرف بن جائیں تو یہ بھی کافی ہے اس کے متعلق احادیث ملاحظہ ہو:

عن علی رضی اللہ عنہ قال لو كان الدين بالراي لكان اسفل الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأت رسول الله ﷺ يمسح علي ظاهر خفيه .

(ابوداؤد باب كيف المسح)

عن المغيرة ابن شعبة رضی اللہ عنہ قال رأيت رسول الله ﷺ يمسح علي الخفين علي ظاهرهما .

(ترمذی باب المسح علي الخفين)

روی .. حدیث علی رضی اللہ عنہ انه قال فی اخره لکنی رأیت رسول الله ﷺ يمسح علي

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دینی مسائل کی بنیاد صرف عقل پر ہوتی تو خف کے نیچے مسح کرنا زیادہ موزوں ہوتا بہ نسبت اوپر سے مسح کرنے کے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے خف کے اوپر کے حصے پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ موزہ کے اوپر مسح کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مروی وہ آخر میں فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ مسح کرتے تھے خف کے



ظاہر خفیہ خطوطا بالاصابع او پر اس طرح کہ جیسے ہاتھ کی انگلیوں

بدائع الصنائع ج ۱ صفحہ ۱۲ سے خط کھینچ رہے ہوں۔

اس مسئلہ کی مزید تفصیلات حدیث و فقہ کی بڑی کتابوں میں مل سکتی ہیں۔

### سوتلی یا نائیلاں کے موزوں پر مسح

عام قسم کے سوتلی موزوں پر یا نائیلاں کے موزوں پر یا اونی موزوں پر مسح کرنا ہرگز جائز نہیں اس پر پوری امت کا اتفاق ہے اصل حکم جو وضو میں دیا گیا ہے وہ پاؤں دھونے کا ہے اس حکم صریحی اور حکم قطعی کو جو نص قطعی سے ثابت ہے کو موقوف کرنا اور محض اپنی عقل و قیاس سے یا کسی کمزور حدیث کا سہارا لے کر دوسرا عمل کرنا قرآن مجید چھوڑنے کے مترادف ہے خفین پر مسح کی احادیث چونکہ متواتر ہیں اور صحابہ ص کی کثیر جماعت سے عملاً و قولاً یہ احادیث مروی ہیں اس لئے صرف خفین کی حد تک تو پاؤں دھونے کو موقوف کرنا اور خفین پر مسح کرنا درست ہوگا مگر خفین کی حد تک تو پاؤں دھونے کو موقوف کرنا اور خفین پر مسح کرنا درست ہوگا مگر خفین کے علاوہ کسی اور موزے پر مسح کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس موزے کے حق میں بھی اسی درجہ کی احادیث موجود ہوں اس کے بعد ہی ان موزوں پر مسح کر سکیں گے۔ اور قرآن کا حکم چھوڑ سکیں گے۔

(معارف السنن شرح ترمذی جلد ۱ صفحہ ۳۵)

اصل حکم تو پاؤں دھونے کا ہے لیکن چونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے عمل اور اپنے ارشادات سے خفین پر مسح کی اجازت دی ہے۔ لہذا یہ اجازت صرف ارشاد رسول اکرم ﷺ و عمل رسول اکرم ﷺ کے باعث قبول کی جائے گی مگر یہ اجازت اسی پر منحصر رہے گی۔ اس سے آگے دوسرے موزوں تک اس اجازت کو لے جانے کیلئے ضروری ہے وہ دوسرے موزے بھی کم از کم ان اوصاف کے حامل ہو جو اوصاف خف میں ہوتے ہیں۔

خف کے اوصاف کیا ہیں؟ وہ دھونڈا ہوتا ہے، یعنی جو پچھلے صرف خف نہیں  
کئی میل چل سکتے ہیں، وہ بغیر باندھے ہوئے صرف اپنے مونے پہن اور اچھوٹے  
کے باعث پنڈلی کھڑا رہ سکتا ہے اس میں پانی بھی پار نہیں ہوتا، دھندلی سے پانی کو  
جذب کرتا ہے۔

اگر خف کے علاوہ کسی دوسرے موزے میں یہ اوصاف شراکھا پائے جائیں تو  
اس پر بھی مسیح درست ہو گا ورنہ نہیں یعنی دوسرا کوئی موزہ اگر مونہ ہو تو منہ خف جیسے اس  
میں چل کر بھی وہ نہ پھٹ سکے اس میں پانی بھی نہ چھن سکے اور وہ اپنی مونہ کی اور  
دبیز ہونے کے باعث پنڈلی پر قائم رہ سکے نہ کٹگی اور پست ہونے کے باعث تو ایسے  
موزے پر مسیح درست ہو گا۔ یہ تمام شراکھا حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے  
بیان کی ہیں۔ (امداد الفتاویٰ جلد ۱ صفحہ ۵۷)۔

ان شراکھا کی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو درمختار اور اس کی شرح بعد الختام، خیر  
الرائی۔

خلاصہ یہ ہے کہ عام قسم کے سوتی اوئی یا نیلاں موزوں پر مسیح کتنا ہرگز درست  
نہیں نہ ایسے شخص کا وضو مکمل ہو گا۔ اور جب وضو مکمل نہ ہو تو تمام عبارات جو طہارت سے  
کی جاتی ہیں ان کا حال ظاہر ہے۔ خصوصاً نماز کا معاملہ جو انتہائی حد تک نازک ہے۔  
مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبدالرحمن مبارکیوں نے بھی ان شراکھا کو قبول کرتے ہوئے  
لکھا ہے:

اشرکوا فی الجواز علی المسح علی الجورین بملک التیود لیکون فی  
معنی الخفین ویدخلا تحت احادیث الخفین فوری بعضهم ان الجورین  
اذا کانوا محملین کانا فی معنی الخفین۔ (نسخۃ الاحادیث شرح نور ممدی)



## سوتلی موزوں پر مسح کرنے والوں کے دلائل

سوتلی یا اُونی یا نائیلان کے موزوں پر مسح کرنے میں اکثر حضرات کو ہل انکاری اور سستی کے باعث اور حمیت دینی کی کمی کے باعث ہتلا دیکھا گیا، البتہ کچھ حضرات ان موزوں پر مسح کرنے کیلئے دلائل بھی پیش کرتے ہیں ذیل کی طور میں ہم ان دلائل کا اختصار کرے ساتھ جائزہ لیتے ہیں۔ عام موزوں پر مسح کو جائز سمجھنے والے حضرات یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

عن المغيرة ابن شعبه رضی اللہ عنہ قال توضا النبی ﷺ ومسح علی الجوربین والنعلین۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور جورب اور نعلین پر مسح کیا یہ حدیث ترمذی نے حضرت مغیرہ سے ابن ماجہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے۔ اس حدیث کا درجہ کیا ہے، محدثین اس کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔  
امام مسلمؒ فرماتے ہیں اس حدیث کے راوی ابو قیس اور ہذیل نے اس حدیث کے بقیہ تمام راویوں کی مخالفت کی ہے لہذا ابو قیس اور ہذیل جیسے راویوں کی وجہ سے قرآن نہیں چھوڑا جاسکتا۔

امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن ابن مہدی اس حدیث کو بیان نہیں کیا کرتے تھے حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے جو روایت منقول ہے اس میں موزوں پر مسح کرنا منقول ہے، اس میں جرابوں کا تذکرہ نہیں حضرت سفیان ثوری، عبدالرحمن ابن مہدی، امام احمد بن حنبل، علی ابن مدینی اور امام مسلم نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے علی ابن

مدنی فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے اس روایت کو اہل مدینہ، اہل کوفہ اور اہل بصرہ نے نقل کیا لیکن جب اسی حدیث کو بذیل نے نقل کیا تو، جرابوں پر مسح، کا اضافہ کیا اور اس طرح تمام لوگوں کی مخالفت کی ٹھیک یہی بات امام بیہقی نے بھی فرمائی ہے، امام بیہقی نے فرمایا کہ ابو محمد نے بیان کیا کہ امام مسلم نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔

ملاحظہ ہو نصب الراية ج ۱ ص ۱۸۵، معارف السنن ج ۱ ص ۳۵۰۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری جو امام العصر علامہ محمد انور شاہ صاحب کے

شاگرد رشید تھے فرماتے ہیں:

واما المسح علی الجوربین فلم یسرد الا فی ثلاث روایات من حدیث مغیرة ابن شعبہ و حدیث ابی موسیٰ و حدیث بلال فکلاهما ضعیف۔

جوربین پر مسح صرف تین روایات میں آیا ہے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کی حدیث اور حضرت ابو موسیٰ اشعرئی اور حضرت بلال کی حدیث ان میں حضرت ابو موسیٰ و بلال کی حدیثیں

(معارف السنن ج ۱ ص ۳۵۰) ضعیف ہیں۔

مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی لکھا کہ خفین پر مسح کی حدیث حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے تقریباً ساٹھ طرق سے مروی ہے۔ اور کسی میں بھی جو رب کا ذکر نہیں صرف اس میں ایک سند میں یہ لفظ آیا تو دل کیسے اس پر مطمئن ہو سکتا ہے (معارف السنن ص ۳۵۱)۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے متعلق ماہرین علم حدیث کی آرا اور پرآچکی ہیں۔ علامہ عبدالرحمن مبارک پوری نے لکھا بہت علمائے حدیث نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا لہذا میرے نزدیک ان کا ضعیف قرار دینا مقدم ہے تحفۃ الاحوزی متعلقہ باب۔

روایت کے متعلق یہ بحث تو بحیثیت نقل روایت ہے اس حدیث سے مسئلہ کا استنباط اور عام موزوں پر مسح کو جائز قرار دینا درایت کیونکر غیر صحیح ہے۔ اس کیلئے حضرت



الاستاذ جناب مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری محدث دارالعلوم دیوبند کا مختصر جامع بیان ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔

حدیث اس سلسلے میں مجمل ہے کہ وہ جرابین شخصین یا رقیق پھر سادہ تھیں یا منعل کیونکہ حدیث کے الفاظ مسح علی الجوربین والمنعلین کا مطلب بعض محدثین نے مسح علی الجوربین والمنعلین بیان فرمایا ہے۔

نیز یہ تعین بھی ضروری ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وضو واجب تھا یعنی حدیث کی حالت میں فرمایا گیا تھا یا مستحب تھا یعنی وضو علی الوضو تھا۔ نیز یہ بھی واضح ہونا ضروری ہے کہ یہ حکم عام ہے یعنی تمام امت کیلئے ہے صرف حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے ورنہ کہا جاسکتا ہے کہ واقعہ حال لا عموم لها۔ (حاشیہ امداد الفتاویٰ ص ۹ ج ۱)

شریعت نے وضو کیلئے اصل حکم پاؤں دھونے کا دیا ہے۔ اور یہ حکم قرآن مجید کی نص صریح سے واضح ہے اس حکم کا ترک اس وقت تک درست نہیں جب تک کہ اہل علم (اصول فقہ و اصول حدیث) کے بیانات کے مطابق اس حکم کیلئے ناخ بھی کوئی نص صریح یا حدیث متواتر نہ ہو چنانچہ امام مسلم نے فرمایا کہ ہم ابو قیس اور ہذیل (یہ دونوں اوپر کی حدیث کے راوی ہیں) جیسے لوگوں کی وجہ سے قرآن کے ظاہر کو ترک نہیں کر سکتے۔

نخسین پر مسح کی احادیث چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہیں۔ اور یہ حدیث درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہذا ان احادیث کے باعث مسح علی الخفین کی رخصت پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن جورب پر مسح کی ضعیف اور منکر حدیث سے نص قرآنی کو ترک کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے چنانچہ علامہ یوسف بنوری نے فرمایا:

ان المسح على الخفين كم  
يكذ يتلفاه الامة لمخالفته نص  
القرآن المتواتر غير انه لتواتر  
الرواية به تلفره و كان لتواتر  
اينسخ بمثله الوحي المتلو  
كما تقدم عن ابى حنيفة ما  
قلت بالمسح حتى جاني مثل  
ضوء النهار.

مسیح علی الخفین کو امت کے نص قرآنی کی  
مخالفت کے باعث قبول نہ کرتی مگر  
روایت کے متواتر ہونے کی وجہ سے  
امت نے اس کو قبول کیا اور تواتر وہی مکتوب  
جیسے حکم متواتر کو منسوخ کرتا ہے جیسا کہ  
حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ میں  
خفین پر مسیح کو درست ہرگز نہ قرار دیتا  
لیکن دن کی روشنی کی طرح (واضح) قطعی

(معارف السنن ص ۳۵۰) اور متواتر حدیث آتی ہے۔

نص قرآن سے ثابت حکم غسل رجليں کو امت نے صرف متواتر احادیث کے  
باعث مسیح علی الخفین کے باب میں منسوخ تسلیم کیا لیکن خفین کے علاوہ عام موزوں کے  
متعلق یہ رخصت دینا اور رخصت خاص کو بلا دلیل کے رخصت عام قرار دینا شاید کم علمی  
اہل انکاری اور محاسب آخرت سے بے فکری ہو سکتی ہے ورنہ امت کی نمازیں جو انتہائی کم  
مقدار میں ہے کو عام موزوں پر مسیح کرنے کی اجازت دے کر مزید خراب کرنے کی نامحسوس  
سعی و کوشش کرنے کی جسارت نہ ہوتی۔

ہوتی وغیرہ موزوں پر مسیح کی کچھ اور حدیثیں بھی نقل کی جاتی ہیں۔ لیکن وہ  
احادیث بھی یا ضعیف، یا منکر، یا منقطع، یا مدلس ہیں اور بعض احادیث کے راوی تو شیعہ  
ہیں جو محدثین کے متفقہ فیصلے کے مطابق رد کردی جاتی ہیں۔

ایک حدیث یہ بھی پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
جماعت کو اجازت دی کہ وہ "تسایمین" پر مسیح کرے یہ حدیث حضرت ثوبانؓ سے  
مروی ہے لیکن مشہور اہل حدیث عالم شیخ عبد الرحمن مبارک نے لکھا:



یہ حدیث منقطع ہے ابی ابی حاکم نے مرا سیل میں امام احمد ابن حنبل کا یہ قول نقل کیا کہ راشد کا سماع ثوبان سے ثابت نہیں۔ (تحفۃ الاحوزی ص ۳۳۰ ج ۱)

جب یہ حدیث ہی منقطع ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے بھی حکم قرآن کو منسوخ کرنے کا کوئی جواز نہیں نکل سکتا، نیز اس حدیث میں تسائیں پر مسح کی اجازت اگر تسلیم بھی کی جائے تو لغت یہ طے نہیں ہے کہ تسائیں کا اصل مفہوم کیا ہے کسی نے کہا کہ اس سے مراد وہ ٹوپیاں ہیں جو علماء پہنا کرتے تھے، حمزہ اصفہانی نے یہی کہا ہے، دوسرے علماء لغت کا کہنا ہے کہ اس سے مراد ہر وہ چیز جس سے پاؤں کو گرمی پہنچائی جائے چاہے وہ خف ہوں یا کوئی چیز مشہور ترین شارح حدیث، اور بخاری کی شرح فتح الباری کے مصنف علامہ ابن حجر عسقلانی نے بلوغ المرام میں تسائیں سے مراد چمڑے کے موزے بیان فرماتے ہیں، چنانچہ حدیث یوں نقل ہے:

ومن ثوبان <small>ﷺ</small> قال بعث رسول	حضرت ثوبان <small>ﷺ</small> سے روایت ہے
اللہ <small>ﷺ</small> سرية فامرهم ان	کہ رسول اللہ <small>ﷺ</small> نے ایک سریہ
يمسحوا على العصائب يعني	(جماعت مجاہدین بھیجا، اور ان کو حکم
العمائم والتساخين يعني	دیا کہ وہ عصائب یعنی عماموں پر مسح
الخفاف. رواد احمد و ابو داود، بلوغ	کریں اور تسائیں یعنی چمڑے کے
المرام صفحہ ۹.	موزوں پر مسح کریں۔

ظاہر ہے کہ اگر یہ حدیث روایت تسلیم بھی کی جائے جیسا کہ حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے، لیکن حافظ عسقلانی نے اس سے مراد خف یعنی چمڑے کے موزے بیان فرمائے، اس حدیث سے بھی عام سوتی ٹانگان، یا اونی موزوں پر مسح کا جواز نہیں نکل سکتا۔

### علماء امت کا فیصلہ

اولیٰ، سولی، یا نائیلان کے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت امت میں سے کسی بھی محدث یا فقیہ سے ثابت نہیں، چنانچہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی کی شرح میں فرمایا جوارب (عام موزوں) پر مسح کرنے کا قول اہل مذاہب میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے۔ (اللوکب الدرری شرح ترمذی ص ۶۲ ج ۱)

حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد کہ جوارب پر مسح کرنے کا قول اہل مذاہب میں سے کسی سے ثابت نہیں کے بعد ذیل میں چند اعظم امت کا مسلک ملاحظہ فرمائیے:

### امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

حضرت امام ابوحنیفہ کا پہلا مسلک اللوکب الدرری میں اس طرح ہے:

مذہب الامام الہمام رضی اللہ	امام ہمام کا مسلک یہ ہے کہ اگر
عنه جواز المسح علیہما اذا	جوارب موٹے ہیں اور ان پر چمڑا بھی
کانتا خینین و	لگا ہوا ہو تو مسح جائز ہے اور
منعلمین و اذا عدم وصف	جب ان دو میں سے کوئی شرط معدوم
منہما یجز الکوکب ص ۶۲ ج ۱	ہو تو پھر مسح کرنا جائز نہیں۔

حضرت امام ہمام کا مسلک پہلے یہ تھا کہ موزہ پر جب تک چمڑا نہ ہو اور وہ خود بھی دبیز نہ ہو مسح کرنا درست نہیں، لیکن آخر میں آپ نے اس سے رجوع کیا، اور دبیز ہونے کی شرط باقی رکھی، چنانچہ اس رجوع کا واقعہ مولانا یوسف بنوری نے یوں بیان فرمایا:



واختلوا فی الثخینین فا  
الجمہور جوزوہ ومنعہ  
ابو حنیفہ ہذا ملخص ما فی  
البدائع وغیرہ وروی عن  
ابی حنیفہ الرجوع الی قول  
صاحبہ قبیل وفاتہ۔  
موٹے موزوں پر مسح کرنے کے  
بارے میں علماء کو اختلاف تھا جمہور  
علماء نے جائز قرار دیا، اور امام ابو حنیفہؒ  
نے منع کیا پھر امام موصوفؒ کا صاحبین  
کی طرف رجوع بھی منقول ہے، جو  
آپ نے وفات سے چند ایام قبل کیا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مسلک حنفی کے مطابق موٹے جراب پر مسح کرنا جائز ہے مگر اس  
کیلئے درج ذیل شرائط ہیں مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر طور پر لکھا:

واشترطوا فی الثخینین ان یثبت  
ویستمسک بالساق من غیر  
رباط۔  
اور موٹے موزوں کیلئے یہ شرائط علماء  
نے لگائیں کہ وہ ٹھہر سکے، اور پنڈلی پر  
بغیر باندھے ہوئے بھی رک سکے۔

حضرت مفتی شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان نے تفصیل سے موٹے موزے کی  
شرائط لکھی ہے، آپ نے لکھا ہے تخنین فقہاء کی اصلاح میں وہ جراب ہے جس کا کپڑا  
اس قدر دبیز اور موٹا ہو کہ:

﴿۱﴾ اس میں تین میل بغیر جوتے کے سفر کر سکیں۔

﴿۲﴾ وہ پنڈلی پر بغیر گیٹس وغیرہ سے باندھے ہوئے قائم رہ سکے بشرطیکہ یہ قائم رہنا  
کپڑے کی تنگی و چستی کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اسکی ضخامت اور جرم کے موٹا ہونے کی وجہ سے ہو۔

﴿۳﴾ نیز وہ پانی کو جلد جذب نہ کرے۔

﴿۴﴾ اور پانی اس میں نے چھنے، حاشیہ امداد الفتاویٰ ص ۵۷۔

یہ شرائط جو کپڑے کے موزے کیلئے فقہاء نے لگائیں ان کا ماخذ کیا ہے، اس  
سلسلے میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب نے ہی وضاحت فرمائی کہ جب امور پر نظر کی

جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اصل فریضہ پاؤں دھونا ہے جو نص قرآن سے ثابت ہے، لیکن احادیث متواترہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ خفین پہننے کی صورت میں مسح بھی کافی ہے، لہذا اب اس حکم کو خفین سے متجاوز کر کے جرابوں میں جاری کرنا بھی اس شرط کے ساتھ ہونا چاہئے، کہ ان جرابوں کا بحکم خفین ہونا اور تمام شرائط خفین کا ان میں متحقق ہونا یقینی طور پر ثابت ہو جائے، اور جس جراب میں شک رہے کہ وہ بحکم خفین ہے یا نہیں اور شرائط خفین اس میں ہیں یا نہیں ان پر مسح کی اجازت نہ دی جائے بقاعدہ الیقین لا یزول بالشک۔

(فتاویٰ دارالعلوم قدیم ج ۱ باب ۱۸، وحاشیہ امداد الفتاویٰ ص ۷۷)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے علمی اور اصطلاحی انداز میں

اسی بات کو یوں فرمایا:

وبالجملة لم يعلموا بالطلاق  
الحديث بل كانهم عملوا  
بتنقيح المناط في الخف  
فادخلوا فيه ما ذكرنا.

بہر حال علماء نے اطلاق حدیث پر عمل  
نہیں کیا بلکہ گویا انہوں نے خف میں  
تنقیح مناط کی پھر جوارب کو اس میں  
داخل کیا۔

تنقیح مناط کیا ہے، اس کی وضاحت حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ  
علیہ نے یہ فرمائی:

تنقيح المناط ان يصدر حكم  
من الشارع في صورة قد  
اجتمعت هناك امور واتفق  
بعض تلك الامور مناط  
ذالك الحكم وبعضها لا  
دخل لها فيه فتعرف الامر

تنقیح مناط یہ ہے کہ کسی صورت میں  
شارع کا حکم صادر ہو جائے اور اس  
صورت میں بہت امور جمع ہو جائیں ان  
میں سے بعض امور اس حکم کی علت بن  
سکتے اور بعض امور کو اس حکم کی علت بننے  
میں کوئی دخل نہیں ہے پس ان امور کو



الذی هو العلة فیہ تسبیح      پہچان کر کے طے کرنا جو اس حکم میں علت  
المناط (مصر لاری ص ۵۹)      بن رہے ہیں یہی تسبیح مناط ہے۔

حضرت الاستاذ مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری نے فتح المسلم کے حوالے سے  
تسبیح مناط کی حقیقت یہ بیان فرمائی تسبیح مناط اصولیوں کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کسی جگہ  
نص بجا ہر کسی وصف پر دلالت کرے یا محل حکم میں کسی پر امکانی اوصاف ہوں جن پر نص  
دلالت کرتی ہے تو وہاں مجتہد غور کرے گا کہ آیا نص جس وصف پر دلالت کرتی ہے اس کو  
باقی رکھے یا اس کو ختم کر کے عام علت پر حکم کا مدار رکھے نیز امکانی اوصاف میں سے کن  
کن کو حذف کرے اور کس کو باقی رکھے، الی اصل تسبیح مناط حذف و تعیین میں جدوجہد  
کرنے کا نام ہے (حیات امام طحاوی ص ۶۰)۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو شرائط ذکر فرمائی ہیں وہ دراصل  
خف میں سے علتوں کی تخریج کی اور پھر ان علتوں کا تعدیہ کیا یعنی فقہاء نے اس پر غور کیا  
کہ خف میں ایسے کیا اوصاف ہیں جو مسح اس پر جائز رکھا گیا۔ غور کے بعد وہی اوصاف  
متعین ہوئے جو بطور شرائط کے اوپر مذکور ہوئے پھر اس پر غور کیا گیا کہ مسح کے جوام کا حکم  
کیا انہی اوصاف پر مبنی ہے۔ یعنی کیا حکم مسح کیلئے یہی اوصاف علت ہیں؟ فقہاء نے  
حذف تعیین کے بعد انہی اوصاف کو علت جواز مسح قرار دیا اب یہی علتیں، اور یہی اوصاف  
و شرائط جب کسی دوسرے موزے میں پائی جائیں تو اس پر بھی مسح درست ہوگا اور جب  
کسی موزے میں یہ اوصاف کل مفقود ہوں یا بعض مفقود ہوں تو مسح کرنے کا حکم اس  
موزے کے متعلق نہیں رہے گا۔

اس تحقیق اور تفصیل کے بعد یہ مسئلہ اچھی طرح واضح ہو گیا کہ جوارب پر مسح کے  
متعلق جو حدیث ہے اس کا درجہ کیا محدثین نے اس کے متعلق کن آراء کا اظہار فرمایا ہے  
نیز فقہاء نے عام موزوں کیلئے جن شرائط کو متعین کیا ہے وہ شرائط کس طرح متعین کی

گئیں۔ اور ان شرائط کا ماخذ کیا ہے اس کے بعد وہ غلط فہمی اچھی طرح رفع ہو سکتی ہے۔ جو مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو ہوئی ہے سید مودودی صاحب نے لکھا ہے:

میں نے امکانی حد تک یہ تلاش کرنے کی کوشش کی کہ ان شرائط کا ماخذ کیا ہے مگر سنت میں کوئی ایسی چیز نہ مل سکی سنت سے جو کچھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ نبی انے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ (رسائل و مسائل ص ۹۵۸ حصہ ۲)۔

سید مودودی صاحب نے نہ اس کی تحقیق کی کہ یہ حدیث کس درجہ کی ہے جس سے وہ استدلال کر رہے ہیں، نہ محدثین کا نقد جو اس حدیث پر ہے ملاحظہ کیا، نہ اس حقیقت پر غور کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف سے قرآن پر زیادتی یا قرآن کا نسخ درست نہیں، جیسا کہ اصول فقہ کا معروف کلام یہ ہے نہ وحی متلو (قرآن) سے اس کا تعارض زیر غور لایا نہ تنقیح مناط کی حقیقت پر غور کیا، اور نہ فقہاء کی تعین شرائط کی علت کو اپنی امکانی حد تک کوشش کے باوجود دریافت کر سکے، ان چند در چند وجوہات کے باعث انہوں نے عام موزوں پر مسح کو جائز کر دیا، حالانکہ جمہور علماء حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ حنابلہ میں سے کسی نے بھی اس کو جائز قرار نہیں دیا۔ اس لئے یہ کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے مزید انہوں نے یہ بھی لکھا ہے:

”میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ فقہاء کی عائد کردہ ان شرائط کا کوئی ماخذ نہیں“ حالانکہ یہ تنقیح مناط سے متعین شدہ شرائط ہیں اور ان کا ماخذ خالص علمی اور اصولی ہے۔ خلاصہ یہ کہ عام قسم کے سوتی یا نائیلان کے موزوں پر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسح کرنا درست نہیں ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع میں لکھا ہے کہ:

وعند الشافعی لا يجوز مسح  
علی الجوارب وان كانت  
امام شافعی کے نزدیک جوارب پر مسح کرنا  
درست نہیں چاہے ان کے تلوے چمڑے



منعلة الا اذا كانت مجلة کے ہوں (منعہ) ہاں اگر ان پر ٹخنوں تک  
الکعبین. (بدائع ص ۱۰) چڑا لگا ہوا ہو (مجلد) تو پھر درست ہے۔

ظاہر ہے کہ عام موزوں پر ٹخنوں تک تو کسی تلووں میں بھی چڑا نہیں ہوتا یعنی  
مجلد ہونا تو ایک طرف وہ منعہ بھی نہیں ہوتے تو ان پر بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے  
نزدیک مسح کرنا درست نہیں اسی لئے شوافع کا عمل اسی پر ہے۔

### مفتی اعظم پاکستان کی رائے

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان نے جرابوں یعنی  
سوئی اور اونی موزوں کی اقسام بیان کرنے کے بعد ان میں سے ہر قسم کے الگ الگ  
احکام لکھے عام موزے جو باریک ہوتے ہیں ان کو رقیق سادہ کہا ان کے متعلق فرمایا کہ  
رقیق سادہ پر مطلقاً بالاتفاق مسح ناجائز ہے۔ (حاشیہ امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۷۶)

### علامہ بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگرد علوم حدیث  
کے عظیم محقق اور عرب و عجم میں حدیث کے مسلم استاذ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری  
رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی شریف کی بے نظیر شرح معارف السنن میں فرمایا:

ثم ان عمل من المتسہلين قوم کے کچھ سہولت پسندوں آسان  
بالمسح على الجوارب لوگوں کا باریک موزوں پر عمل کرنا،  
الرفيقة ليس اصل له في شریعت میں اس کی کوئی ایسی بنیاد نہیں  
الشریعة يعتمد عليه جس پر اعتماد کیا جائے اور کہا جاسکے یہ

(معارف السنن ج ۱ ص ۳۵۱) عمل درست ہے۔

موالانا (بنوری) نے آگے یہ بھی فرمایا کہ اگر موزوں پر مسح اوپر ذکر شدہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر کہا جا رہا ہے تو اس حدیث کے متعلق محدثین کی رائیں آچکی ہیں ان آراء کے بعد اس حدیث سے حکم قرآن کا ترک کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور اگر مسح عمل فقہاء کے قول پر ہے تو ان کی شرائط اوپر آچکی ہیں۔

### علمائے اہل حدیث کی رائے

علامہ عبدالرحمن مبارکپوری نے ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی میں لکھا ہے:

والحاصل عندی انه ليس في باب المسح على الجوربين حديث مرفوع خال عن الكلام. (تحفة الاحوذی ص ۳۳۳)

میری پوری تحقیق کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ عام موزوں پر مسح کرنے کے سلسلے میں کوئی ایسی حدیث نہیں جو مرفوع ہو اور محدثین کے نقد سے محفوظ ہو۔

مشہور اہل حدیث عالم میاں نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ سوتی اونٹنی جرابوں پر مسح جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ مذکورہ جرابوں پر مسح جائز نہیں، نیز یہ بھی لکھا:

والحاصل انه لم يقيم على جواز المسح على الجوربة المسؤلة عنه دليل من الكتاب ولا من السنة ولا من الاجماع ولا من القياس الصحيح على ما عرفت.

خلاصہ یہ ہے کہ پوچھے گئے تمام موزوں پر مسح کے جائز ہونے کی دلیل نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں، نہ اجماع میں، اور نہ قیاس صحیح میں جیسا کہ تفصیل آگئی۔ (فتاویٰ نذیر یہ ج ۱ ص ۳۲۷)

فتاویٰ ثنائیہ میں اہل حدیث عالم ابو شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراف

یہ ہے:



یہ (جراہوں پر مسح) نہ قرآن سے ثابت ہے، نہ حدیث مرفوعہ صحیح سے، نہ اجماع سے نہ قیاس صحیح، نہ چند صحابہ کے فعل سے غسل رجليں (پاؤں دھونے کا) حکم نص قرآن سے ثابت ہے لہذا خف (پہڑے کے موزے) کے سواء، جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۴۲۳)

### اجماع امت

عام موزے سوئی یا نائیلان وغیرہ پر پوری امت کے اجماع سے مسح کرنا درست نہیں۔ جیسا کہ اوپر حوالوں میں متعدد بزرگوں کے ارشادات سے واضح ہے، مزید اطمینان کیلئے علامہ کاسانی کی بے نظر کتاب بدائع الصنائع کی عبارت ملاحظہ وہ لکھتے ہیں:

واما المسح علی الجوربین فان  
کانا رقیقین یشفان الماء  
لا یجوز المسح علیہما بالاجماع  
(بدائع ص ۱۰)

بہر حال جوربین پر مسح کا حکم تو اگر وہ  
ایسے باریک ہیں جن میں پانی  
چھن جائے تو بالا اجماع ان پر مسح کرنا  
جائز نہیں ہے۔

### حرف آخر

خلاصہ یہ کہ عام سوئی یا نائیلان کے موزوں پر مسح کرنا نہ قرآن سے ثابت ہے نہ حدیث صحیح سے، نہ اجماع سے، نہ کسی امام نے اس کو جائز کہا نہ کسی محدث نے، نہ قیاس کے اصولوں کے مطابق یہ صحیح درست ہے اس کے بعد بھی اگر کوئی اسی پر عمل کرے تو اس کی نماز کے ضائع ہونے میں شک نہیں رسول اللہ ﷺ نے وضو میں ایڑی خشک رکھنے پر فرمایا کہ:

ویل للاعقاب من النار ایسی ایڑیوں کیلئے ہلاکت ہو آگ کی۔



نہور کیا جائے جب سستی اور غفلت کے باعث صرف ایڑیوں کو خشک رکھنے پر اس درجہ سخت وعید ہے تو اگر اسی سستی اور تن آسانی کے سبب شریعت کے اصل منشاء کو سمجھے بغیر یا محض سہولت پیدا کرنے اور آرام حاصل کرنے کیلئے کمزور دلیل سے یہ رخصت پیدا کی جائے کہ ہر قسم کے موزوں حتیٰ کہ جالی جیسے موزوں پر مسح کو درست قرار دیا جائے اور اس طرح بغیر پاؤں دھوئے صرف اس مسح پر اکتفا کرتے رہیں تو کہیں اس سے زیادہ کسی سخت وعید کا سامنا نہ کرنا پڑے اس لئے عام مسلمانوں کو مسئلہ کی اصل حقیقت سمجھ کر ہی اس پر عمل کرنا چاہیے مساجد کے جو امام عام موزوں پر مسح کر رہے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیے کہ کہیں وہ لوگوں کی نمازیں تباہ تو نہیں کر رہے ہیں محاسبہ آخرت میں جہاں اپنے اپنے اعمال کی جواب دہی ہی مشکل ہوگی مقتدیوں کی نمازوں کا کیا جواب دیں گے۔

اس لئے اولاً تمام ایسے امام اس مسئلہ کو سمجھیں، پھر اس پر عمل شروع کر دیں اور ساتھ ہی اپنے نمازیوں میں سے یا حلقہ متعارف میں جو لوگ عام موزوں پر مسح کرتے ہیں ان کو سختی مگر افہام و تفہیم اور ادب و احترام کے ساتھ اس عمل سے روکیں۔ اور حقیقی خوف کو رواج دینے کی سعی کریں کہ اس سے سینکڑوں ان احادیث پر عمل ہوگا جو اس خوف اور اس کے متعلق مسائل کے متعلق وارد ہوئی ہیں۔

اللہم وفقنا لما تحب وترضی





عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى  
الرَّحْمَنِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

### ﴿ترجمہ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ دو کلمے (جو بہت رحم کرنے والے (اللہ) کی  
بارگاہ میں) پسندیدہ ہیں زبان پر بہت ہلکے لیکن (قیامت کے  
دن) ترازو پر بہت بھاری ثابت ہوں گی) (اور وہ یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

# دارالعلوم باندیپورہ

ریاست جموں و کشمیر کا دینی، علمی، اصلاحی، تربیتی ادارہ ہے جس میں:

الف	ناظرہ و حفظ کلام اللہ شریف	(Mufti Course)
ب	تجوید قرآن کریم مع قرأت سبہ	(Literature)
ج	عربی درس نظامی تا دورہ حدیث شریف (Fazil Degree)	(Boys)
د	افتاء یعنی تکمیل فقہ	(Girls)
و	تکمیل ادب	(Adult Education)
ز	فیض عام نڈل اسکول	(Computer)
ح	مدیرت البنات	ماہنامہ النور
ط	مکاتب و تعلیم بالغان	(English/Urdu Magazine Monthly)
ی	کمپیوٹر	

دفعہ شعبہ جات ہیں۔ جن میں سوا ہزار سے زائد طلباء فیض یاب ہو رہے ہیں۔ پانچ سو غریب اور مستحق نیز یتیم بچوں کے قیام، طعام و تعلیم کا مفت انتظام کیا جاتا ہے، آپ بھی اس کار خیر میں شریک ہو جائیں۔ تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں:

ناظم دارالعلوم رحیمہ بانڈی پورہ کشمیر پن نمبر 193502

فون نمبر: 225272, 225271 کوڈ: 01957